بقیہ: صفحہ ۶۴ سے آگے

اس کی مفصل داستان تو راقم ۱۹۷۶ء میں سپردِ قلم کر چکا ہے، اب اسے دہرانے کی کوئی ضرورت نہیں، سوائے ایک اہم نکتہ کی وضاحت کے جس پر اس تحریر کا اختتام کیا جا رہا ہے۔ وہ معاملہ ہے انجمن کے دستور میں راقم کی حیثیت اور بالخصوص اس کی مجلس منتظمہ کے فیصلوں کے ضمن میں حقِ استرداد (ویٹو) کا۔ اس معاملہ میں مولانا جدید جمہوری تقاضوں کے شدت کے ساتھ قائل ہیں، راقم بھی اگرچہ حکومتی اور ریاستی سطح پر اسی کا قائل ہے لیکن جماعتی اور تحریکی سطح پر اسے نہ لازم سمجھتا ہے نہ قابلِ عمل۔ اس ضمن میں راقم نے اپنی رائے کو، بحمداللہ، پوری وضاحت اور صراحت کے ساتھ ۱۹۷۲ء میں انجمن کی تاسیس کے مرحلے ہی پر بیان کر دیا تھا۔ چنانچہ درج ذیل تحریر انجمن کے مجوّزہ دستور کے ساتھ ہی جولائی ۷۲ء کے 'میثاق' میں بھی شائع ہو گئی تھی اور بعد میں دستورِ انجمن کے ساتھ بھی شائع ہوتی رہی:

> "دوسرا اعتراض جو اس جمہوریت نواز بلکہ جمہوریت پرست دور میں انجمن کے مجوّزہ خاکے کے بارے میں پیدا ہونا لازمی ہے یہ ہے کہ اس میں صدر مؤسس کی حیثیت تحکمانہ ہی نہیں آمرانہ ہے۔ اس ضمن میں ہم اس اعتراف میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے کہ ہمارے نزدیک کسی دینی خدمت خصوصاً احیائی کوشش کے لئے جو بھی انجمن یا ادارہ وجود میں آئے یا جماعت یا تنظیم قائم ہو اس کا نظم اسی نوعیت کا ہونا چاہئے۔
>
> وجہ اس کی یہ ہے کہ اس طرح کی کسی بھی کوشش کا آغاز بالعموم اسی طرح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی فرد کے دل میں اس کام کے لئے ایک شدید داعیہ بھی پیدا فرما دیتا ہے اور اس سلسلے میں موجود الوقت ظروف و احوال کی مناسبت سے اسے کسی خاص طریقِ کار اور منہجِ عمل کے لئے انشراحِ صدر بھی عطا فرما دیتا ہے، تب یہ فرد اس کام کو لے کر اٹھتا ہے اور لوگوں کو اس کی طرف بلاتا ہے اور صلائے عام دیتا ہے کہ "مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ؟"[1] چنانچہ جن لوگوں کو اس کے خیالات سے اتفاق اور خود اس پر شخصی اعتبار سے فی الجملہ اعتماد ہوتا ہے وہ اس کے

---

[1] سورۂ صف آیت نمبر 14 "کون ہے میرا مددگار اللہ کی راہ میں!"

گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ اور اسے آپ سے آپ ان لوگوں کی رہنمائی کا منصب حاصل ہو جاتا ہے۔

اب صاف اور سیدھی سی صورت یہی ہے کہ اس حقیقت کو خود بھی قبول کیا جائے اور اسی کا اعلانِ عام بھی ہو تاکہ جو بھی آئے اس صورت کو ذہناً قبول کر کے آئے اور بصورتِ دیگر اپنے لئے کوئی اور راہ تجویز کرے۔ یہی وجہ ہے کہ امّتِ مسلمہ کی تاریخ کے دوران میں جو احیائی کوششیں ہوئیں ان سب کا کم از کم 'تحریکِ شہیدین' کے زمانے تک تو نظم یہی رہا ہے کہ ایک شخص بحیثیتِ داعی اٹھتا ہے اور جو لوگ اس کے گرد جمع ہوتے ہیں وہ آپ سے آپ ایک جماعت بن جاتے ہیں۔ نہ کوئی شرائطِ رکنیت ہوتی ہیں نہ فارم داخلہ 'نہ کہیں "پانچ سالہ" انتخاب کا ڈھونگ رچایا جاتا ہے نہ ہی 'امیر' اور 'شوریٰ' کے درمیان اختیارات کی تقسیم کے لئے پیچ در پیچ فارمولے ایجاد کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور نہ ہی 'استعفیٰ' یا 'اخراج' کے لئے کوئی ضابطہ بنایا جاتا ہے۔ بلکہ ایک شخص اپنے ذاتی احساسِ فرض کے تحت کام کا آغاز کر دیتا ہے۔ پھر جس جس کو اس کے خیالات سے اتفاق اور اس کی ذات پر اعتماد ہوتا ہے اس کا ساتھ دیتا رہتا ہے اور جونہی یہ دونوں —— یا ان میں سے کوئی ایک بات موجود نہیں رہتی اس کا ساتھ چھوڑ کر اپنا راستہ لیتا ہے اور خواہ مخواہ "هَلْ لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ"[1] کے قسم کے قضیے کھڑے کرنے میں وقت ضائع نہیں کرتا۔ یہ بالکل دوسری بات ہے کہ وہ داعی اگر واقعی مخلص ہے اور خود ہی اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے اور "وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا"[2] کا مصداق بننے کا شوقین نہیں تو اس کے لئے لازم ہے کہ جماعت میں شورائیت کا ماحول قائم رکھے۔ تاکہ اطمینان و اعتماد کی فضا برقرار رہے۔

ہم اس بات کو واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اس معاملے میں ہمارا ذہن بالکل

---

[1] سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 154 " اختیارات میں ہمارا بھی کوئی حصّہ ہے یا نہیں!

[2] سورۂ نحل آیت نمبر 92 "اس عورت کے مانند نہ بن جاؤ جس نے مضبوطی کے ساتھ کاتے ہوئے سوت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا!"

یکسو ہے۔ ہم نے مجوزہ انجمن کے لئے قواعد و ضوابط کا یہ تھوڑا سا ’’بکھیڑ‘‘ بھی صرف اس لئے مول لیا ہے کہ ایک تو یہ جماعت نہیں انجمن ہے اور دوسرے اس کی لامحالہ کچھ جائیداد بھی ہوگی جس کی تولیت کا معاملہ خالص قانونی ہے، ورنہ اگر خدا نے چاہا اور کسی ہمہ گیر دعوت کے آغاز کی توفیق بارگاہِ ربّ العزت سے ارزانی ہوگئی تو اس کا معاملہ انشاء اللہ خالصتاً اس نہج پر ہوگا جس کا ذکر اوپر ہو چکا۔

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور نے تعلیم و تعلّمِ قرآن کے جس کام کا علم اٹھایا ہے اس کی ابتداء بھی اسی فطری نہج پر ہوئی تھی کہ ایک شخص کے دل میں اس کا داعیہ پیدا ہوا اور اسے کامل انشراح ہو گیا کہ فی الوقت ’’کرنے کا اصل کام‘‘ یہی ہے (کہ جا این جا است!) چنانچہ اس نے تن تنہا سفر کا آغاز کر دیا۔ تا آنکہ اب صورت یہ ہے کہ کچھ لوگوں نے اس کی نصرت پر کمرِ ہمت کس لی ہے۔ اس فطری صورتِ حال کو صرف موجود الوقت رجحانات کے دباؤ کے تحت ’جمہوری‘ رنگ دینا نہ صرف یہ کہ ایک خواہ مخواہ کا تکلّف اور تصنّع ہے بلکہ خدشہ یہ ہے کہ اس طرح تمام وقت قواعد و ضوابط کی خانہ پُری اور حدود و اختیارات کی رسّہ کشی کے نذر ہو کے رہ جائے گا اور کام کچھ بھی نہ ہو سکے گا۔ بنابریں ہم نے وہی راستہ اختیار کیا ہے جو مطابقِ واقعہ بھی ہے اور کام کی مقدار اور رفتار کے اعتبار سے موزوں تر بھی! اللہ تعالیٰ ہمیں خلوص و اخلاص کی دولت عطا فرمائے اور ہمیں اپنے دین کی بالعموم اور اپنی کتابِ عزیز کی بالخصوص خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ خاکسار اسرار احمد۔‘‘

راقم الحروف نے حال ہی میں ’میثاق‘ (مارچ ۸۹ء) میں ایک بحث کے ضمن میں یہ اقتباس درج کرنے کے بعد عرض کیا ہے کہ:

’’الحمد للہ کہ ہمیں اپنی اس رائے کی صحت پر جس قدر اعتماد اس وقت تھا اس سے کم از کم دہ چند انشراح اب حاصل ہے..... اس لئے کہ ہمارے نزدیک:

(ا) یہی طریقہ معقول اور منطقی بھی ہے، اور

(ب) سادہ اور فطری بھی،..... اور سب سے بڑھ کر یہ کہ

(ج) مسنون و ماثور بھی ہے..... (بلکہ ’منصوص‘ بھی!) ......‘‘

راقم اس امر پر اللہ کا جتنا شکر ادا کرے کم ہے کہ اس تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ اپنے اس بندۂ حقیر کو توفیق عطا فرمائی کہ وہ اپنے اس تصوّر کے مطابق اولاً انجمن اور بعدازاں تنظیم اسلامی کو بالفعل قائم کرنے میں، خواہ ادنیٰ درجہ ہی میں سہی، کامیاب رہا، بلکہ اس رائے کی صحت و برکت کا یہ عملی مظہر بھی دنیا کے سامنے پیش کر دیا کہ بحمداللہ مرکزی انجمن خدّام القرآن لاہور کی سترہ سالہ تاریخ کے دوران کوئی اکھیڑ پچھاڑ اور دنگا فساد تو درکنار سوائے چند منٹوں پر مشتمل دو مواقع کے، کبھی باہمی گفتگو میں تلخی کا انداز بھی پیدا نہیں ہوا اور تمام امور ہمیشہ نہایت خوش اسلوبی اور اتفاقِ رائے سے طے ہوتے رہے، اور ویٹو کے استعمال کی کبھی نوبت ہی نہیں آئی — (اسی طرح تنظیم اسلامی میں چودہ سال کے دوران اِکّا دُکّا رفقاء نے تو علیحدگی اختیار کی، بحمداللہ کبھی کسی 'دھماکے' کی نوبت نہیں آئی)

آخر میں اس اظہارِ تشکر کے ساتھ کہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ" اس دعا پر اس تحریر کا اختتام کیا جا رہا ہے کہ "رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ـ وَتَقَبَّلْ مِنَّا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْمُتَقَبِّلِيْنَ!" آمین یا ربَّ العٰلمین !!

خاکسار اسرار احمد

۲۳، مارچ ۱۹۸۹ء

نشر القرآن کیسٹ سیریز
۳۱ کے ماڈل ٹاؤن لاہور

دین کے انتہائی اہم اور بنیادی موضوع

حقیقت و اقسامِ شرک پر ڈاکٹر اسرار احمد

کے ایک ایک گھنٹے کے چھ لیکچرز جو ۶۰-C کے چھ کیسٹوں میں دستیاب ہیں
ہدیہ پاکستانی کیسٹ -/۱۰۰ روپے (جاپانی کیسٹ) -/۱۹۰ روپے مع محصول ڈاک

تین سو سے زائد عنوانات پر مشتمل فہرست طبع شدہ موجود ہے۔ خط لکھ کر طلب فرمائیں